نہیں، یہاں پہنچ کر ایک بین الاقوامی اقتدار کی ضرورت محسوس ہوئی اور پہلی جنگ عظیم نے جمعیت اقوام کو جنم دیا، مگر یہ تجربہ بھی بہت ہی مایوس کن نکلا۔ عین ممکن تھا کہ انسان اس موقع پر بے خدا زندگی سے بددل ہوجاتے مگر طاغوتی طاقتوں نے ڈھارس بندھا کر اسے پھر ایک تجربہ پر آمادہ کرایا اور اقوام متحدہ کا ادارہ تشکیل پذیر ہوا اس ادارہ کا منشور تجربی علوم اور الحادی فکر کا آخری نچوڑ ہے! اسی منشور کا ترجمہ ہمارے پیش نظر ہے!

جو لوگ بے خدا زندگی سے مطمئن ہیں ان کے لیے تو اس منشور میں دلچسپی ہے ہی، لیکن ہماری رائے میں حکومت الٰہیہ کے مبلغوں کو بھی اس کا مطالعہ غور و فکر سے ساتھ کرنا چاہیے، کیونکہ آج یہودیت اور نصرانیت اور مجوسیت ان کی حریف طاقتیں نہیں ہیں، بلکہ ان کی ساری ٹکر دین الحاد سے ہے۔ اور کسی طاقت سے ٹکر لینے والوں کو ہر پہلو سے اس کا خوب اچھی طرح جائزہ لے لینا چاہیے۔

یہ پورا منشور اپنے بودے پن پر خود سب سے بڑا گواہ ہے اور اس کا لفظ لفظ یہ شہادت دے رہا ہے کہ الٰہی ہدایت سے بے نیاز عقل ایک گرہ کھولنے میں دس نئی گرہیں ڈال دیتی ہے۔ اقوام متحدہ کو دنیا کا نگران بنانے والوں کو اس سوال کا جواب اول قدم پر دینا چاہیے کہ خود اقوام متحدہ کی راست روی کا ضامن کون ہے؟ لیکن اس سوال کا کوئی جواب کس کے پاس نہیں ہے؟

اس منشور کا مطالعہ علمی ذوق رکھنے والے اصحاب ہی کریں، عوام کے لیے اس میں کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہے!

درسگاہِ رسول کے ۲ طالب علم

از جناب اعجاز الحق صاحب قدوسی۔

شائع کردہ:۔ مکتبہ قدوسی، نام پلی اے (۱۱) جدید لال ٹیکری۔ حیدرآباد، دکن۔ قیمت عہ

مسجد نبوی کا دارالعلوم جس کا دارالاقامہ "صفہ" (چبوترہ) تھا، کیسے کیسے امامانِ زمانہ تیار کرتا رہا ہے، اس کی تفصیل تاریخ اسلام سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ اس دارالعلوم کے دو طالب علموں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے سبق آموز زمانہ تعلیم کو اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ضروری حد تک دونوں کی سیرت بھی بیان کی گئی ہے۔ یہ مختصر کتاب بچوں اور بڑوں سبھی کے لیے دلچسپ اور مفید ہے۔